وفیات

① علمائے راسخین اٹھتے جارہے ہیں، ماہ ذی قعدہ کے آخر میں حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحبؒ انتقال کر گئے، آپ دارالعلوم دیوبند کے تربیت یافتہ، شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کے خلیفہ مجاز اور تحریک خدام اہل سنت کے بانی تھے، حضرت کی کئی خصوصیات تھیں، لیکن ایک بڑی خصوصیت ان کے اندر علماء اہل سنت کے عقائد ونظریات کے دفاع کے لئے پایا جانے والا وہ تصلب تھا جسے جوانی کی رعنائیاں اور بڑھاپے کی اداسیاں متأثر نہیں کرسکیں، وہ زندگی بھر باطل تحریکوں کا تعاقب کرتے رہے، جیلیں کاٹیں، صعوبتیں جھیلیں، مشقتیں سہیں، لیکن ان کے عزم وعمل کا چراغ ماند نہیں پڑا، وہ ۱۹۱۴ء کو ضلع چکوال کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے، ۱۹۳۹ء میں دارالعلوم دیوبند سے سند فراغت حاصل کی، اس کے بعد سے تادم وفات تقریباً ساٹھ سال تک دعوت وتبلیغ، تصنیف وتدریس اور مناظرہ وتحقیق کے ذریعہ سنت اور اہل سنت کی ترجمانی کرتے رہے، ان کی وفات ۲۶/ جنوری ۲۰۰۴ء کو نوے سال کی عمر میں ہوئی، وہ پاکستان میں حضرت مدنی رحمہ اللہ کے آخری خلیفہ تھے، حضرت مدنی رحمہ اللہ سے براہ راست علمی اور روحانی استفادہ کرنے والے گنتی کے جو چند علماء رہ گئے ہیں، وہ بھی چراغ سحری ہیں، اللہ تعالیٰ ان علماء کا سایہ امت پر تادیر قائم رکھے اور حضرت قاضی مظہر حسین صاحب رحمہ اللہ کے درجات بلند فرمائے، ان کی اولاد، خدام اور عقیدتمندوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

② دارالعلوم کراچی کے ناظم اعلیٰ استاذ العلماء حضرت مولانا شمس الحق رحمہ اللہ کئی ماہ علالت کے بعد جمعہ ۲۰/ فروری ۲۰۰۴ء (۲۸/ ذی الحجہ ۱۴۲۴ھ) کو ۷۵ سال کی عمر میں وفات پاگئے، وہ جامعہ اشرفیہ کے فاضل، حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلوی اور حضرت مولانا رسول خان صاحب کے شاگرد تھے، دارالعلوم کراچی میں ان کی شاندار تدریسی وانتظامی خدمات کا عرصہ نصف صدی ہے، ان کے شاگردوں کی تعداد ہزاروں میں ہے، وہ سنن ترمذی اور سنن ابی داود پڑھاتے تھے، اللہ تعالیٰ نے انہیں تدریس کا قابل رشک ملکہ عطا فرمایا تھا، نماز عشاء کے بعد دارالعلوم کراچی میں ان کی نماز جنازہ ادا کی گئی، جس میں ممتاز علمائے کرام، شیوخ الحدیث اور کراچی کے مدارس کے اساتذہ اور طلبہ نے بہت بڑی تعداد میں شرکت کی، اور دارالعلوم کے قدیم قبرستان میں دفن کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ حضرت کی مغفرت فرمائے، ان کی تربت کو آماجگاہِ رحمت بنائے اور دارالعلوم اور پسماندگان کو ان کا بدل عطا فرمائے۔ اللهم لا تحرمنا أجره و لا تفتنا بعده۔

(دونوں بزرگوں کے حالات پر مشتمل مضامین اگلے شمارے میں ان شاء اللہ شائع کئے جائیں گے)